سیر و سوانح

محمد وسیم اختر مفتی

مہاجرین حبشہ

(۲۰)

[”سیر وسوانح“ کے زیر عنوان شائع ہونے والے مضامین ان کے فاضل مصنفین کی اپنی تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں، ان سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ

قبیلہ اور کنبہ

حضرت سلمہ بن ہشام نے مکہ میں قریش کی شاخ بنو مخزوم میں جنم لیا۔ مغیرہ بن عبد اللہ دادا اور عمر بن مخزوم سکڑ دادا تھے۔ تمام حالات نویسوں نے ان کی والدہ کا نام حضرت ضباعہ بنت عامر لکھا ہے، جب کہ ابن حبان نے ضبابہ بتایا (کتاب الثقات ۳/ ۱۶۴)۔ ابو ہاشم حضرت سلمہ کی کنیت تھی۔

ابو جہل بن ہشام، عاص بن ہشام، حضرت حارث بن ہشام اور خالد بن ہشام ان کے سوتیلے بھائی، حضرت خالد بن ولید اور حضرت ولید بن ولید چچازاد تھے۔ ابو جہل اور عاص نے جنگ بدر میں مشرکین مکہ کی فوج میں شامل ہو کر قتال کیا اور جہنم واصل ہوئے، خالد غزوۂ فرقان میں مسلمانوں کی قید میں آیا، فدیہ دے کر چھوٹا اور حالت کفر میں مرا۔ حضرت سلمہ اور حضرت حارث نے اسلام قبول کیا اور مخلص اہل ایمان میں شمار ہوئے۔

حضرت ضباعہ بنت عامر عرب کی انتہائی حسین عورتوں میں سے تھیں۔ زمانۂ جاہلیت میں بکر بن وائل کے شاعر اور خطیب ہوذہ بن حنفی کے عقد میں تھیں۔ اس کے بعد بنو تیم کے سردار عبد اللہ بن جدعان سے نکاح

کیا، کوئی اولاد نہ ہوئی تو طلاق لے کر ہشام بن مغیرہ سے بیاہ کیا۔ ان سے حضرت سلمہ کی ولادت ہوئی۔ حضرت ضباعہ نے ۱۰ھ میں وفات پائی۔

قبول اسلام

مکہ میں اسلام کی روشنی پھیلی تو حضرت سلمہ بن ہشام اس سے مستفید ہونے والے پہلے اصحاب میں شامل تھے۔ ان کی والدہ بھی مشرف بہ اسلام ہوئیں۔

ہجرت حبشہ

حضرت ولید بن ولید نے اسلام قبول کیا تو بنو مخزوم کے کچھ لوگ ان کے بھائی ہشام بن ولید کے پاس گئے اور کہا: ہمارے قبیلے کے سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابوربیعہ اور ولید بن ولید اپنے دین سے پھر گئے ہیں۔ ہم انھیں گرفتار کر کے سزا دینا چاہتے ہیں تاکہ دوسرے نوجوانوں کی سرکشی سے مامون ہو جائیں۔ ہشام نے کہا: اگر تم نے میرے بھائی کو قتل کیا تو میں تمھارے سردار کو جان سے مار ڈالوں گا۔ تب وہ ہشام کو برا بھلا کہتے ہوئے واپس چلے آئے۔

ان حالات میں کہ جب کئی کم زور مسلمان مشرکین کی ایذاؤں کا شکار تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حبشہ ہجرت کرنے کی ہدایت فرمائی۔ حضرت سلمہ بن ہشام حضرت جعفر بن ابوطالب کے قافلۂ ہجرت میں شامل ہوئے۔ بنو مخزوم کے حضرت شماس بن عثمان، حضرت ہبار بن سفیان، حضرت عبداللہ بن سفیان، حضرت ہشام بن ابوحذیفہ اور حضرت عیاش بن ابوربیعہ حبشہ کی اس ہجرت ثانیہ میں ان کے ہم سفر تھے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

حبشہ سے مراجعت

شوال ۵؍ نبوی میں قریش کے قبول اسلام کی غلط خبر حبشہ میں موجود اصحاب تک پہنچی تو کچھ نے یہ کہہ کر مکہ کا رخ کیا کہ ہمارے کنبے ہی ہمیں زیادہ محبوب ہیں۔ مکہ پہنچنے سے پہلے ہی ان کو معلوم ہو گیا کہ جو خبر انھیں سنائی گئی، جھوٹ تھی تو ان میں سے اکثر حبشہ لوٹ گئے۔ ابن ہشام نے مکہ میں داخل ہونے والے اصحاب کی گنتی تینتیس بتائی ہے، حالاں کہ انھی کی مرتبہ فہرست کا شمار اڑتیس بنتا ہے۔ بنو مخزوم کے حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد نے اپنے ماموں ابوطالب بن عبدالمطلب کی پناہ لی، حضرت شماس کفار کی دست برد سے محفوظ رہے، جب کہ حضرت سلمہ بن ہشام کو ان کے بھائی ابوجہل نے قید کر لیا، مارا پیٹا اور بھوکا پیاسا رکھا۔

مکہ کے محبوسین کے لیے دعاے قنوت

مکہ میں حضرت سلمہ بن ہشام، حضرت ولید بن ولید، حضرت عیاش بن ابوربیعہ اور دیگر مستضعفین اپنے

رشتہ داروں کے ظلم و ستم اور قید و بند کا شکار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں فجر اور عشا کی نمازوں میں ان کے لیے خصوصی دعاے قنوت فرماتے۔

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی آخری رکعت میں، رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے 'سمع الله لمن حمده' کہتے، پھر حالت قیام میں کچھ اصحاب کا نام لے کر دعا فرماتے: 'اللّٰهُمَّ انج الوليد بن الوليد وسلمة بن هشام وعياش بن أبي ربيعة والمستضعفين من المومنين، اللّٰهُمَّ اشدد وطأتك على مضر، اللّٰهُمَّ اجعلها عليهم سنين كسني يوسف'، ''اے اللہ، ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابوربیعہ اور کم زور اہل ایمان کو مشرکوں سے رہائی دے۔ اے اللہ، مضر کے کافروں کو خوب پیس ڈال۔ یا اللہ، یوسف کے قحط کے سالوں کی طرح ان کے ایام و سال سخت کر دے'' (بخاری، رقم ۸۰۴۔ مسلم، رقم ۱۴۸۵۔ نسائی، رقم ۱۰۷۵۔ ابن ماجہ، رقم ۱۲۴۴۔ احمد، رقم ۷۴۶۵)۔

آپ نے ۱۵؍ رمضان سے آخر رمضان تک (ایک ماہ، مسلم، رقم ۱۴۸۷۔ ابوداؤد، رقم ۱۴۴۲) مسلسل یہ دعا مانگی اور عید کی صبح چھوڑ دی (مسلم، رقم ۱۴۸۵۔ نسائی، رقم ۱۰۷۴۔ ابن ماجہ، رقم ۱۲۴۴۔ احمد، رقم ۷۲۶۰، ۷۶۶۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۹۶۹)۔ مصنف عبدالرزاق، رقم ۴۰۲۸ میں نماز فجر، احمد، رقم ۹۲۸۵ میں نماز ظہر اور بخاری، رقم ۴۵۹۸، ۶۳۹۳۔ ابوداؤد، رقم ۱۴۴۲۔ احمد، رقم ۱۰۰۷۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۹۸۶ میں نماز عشا کے آخر میں یہ دعا مانگنے کا ذکر ہے۔ شعیب الارنؤوط نے 'نماز ظہر کے بعد' والے حصے کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن سعد کی ایک روایت کے مطابق آپ نے ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگی۔ آپ وقتاً فوقتاً یہ دعا مانگتے رہے، تاآنکہ حضرت ولید بن ولید، حضرت سلمہ بن ہشام اور حضرت عیاش بن ابوربیعہ کفار کی قید سے چھوٹ گئے۔ حضرت ابوہریرہ بتاتے ہیں: ایک روز آپ نے یہ دعا نہ مانگی۔ میں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: کیا تمھیں معلوم نہیں کہ وہ آچکے ہیں (ابوداؤد، رقم ۱۴۴۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۹۸۶)۔

رہائی کے بعد مدینہ کا سفر

حضرت سلمہ کے بھائی ابوجہل اور عاص بن ہشام غزوۂ بدر میں جہنم رسید ہوئے، اس کے باوجود انھیں اپنے بھائیوں کی قید سے رہائی نہ مل سکی۔ جنگ خندق کے بعد حضرت ولید بن ولید بچ کر مدینہ آ گئے۔ انھوں نے بتایا کہ حضرت عیاش بن ابوربیعہ اور حضرت سلمہ بن ہشام سخت تنگی میں ہیں۔ ان دونوں کے پاؤں ایک دوسرے سے بندھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں چھڑا کر واپس لانے کی ذمہ داری حضرت ولید ہی کو سونپ دی۔ حضرت ولید مکہ پہنچے اور ان اصحاب کے کھانے پر مامور باندی کا پیچھا کرتے ان کے قید خانے تک

جا پہنچے، دیوار پھلانگ کر ان کی رسیاں کاٹیں اور اونٹ پر سوار کر کے مدینہ کا رخ کیا۔ قریش کو ان کے نکلنے کی خبر ہوئی تو خالد بن ولید کچھ لوگوں کے ساتھ ان کے پیچھے نکلے۔ یہ اصحاب سمندر کے کنارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق ہجرت پر گام زن تھے۔ خالد بن ولید عسفان تک آئے اور انھیں نہ پا سکے۔

حضرت سلمہ کا اونٹ کھینچتے ہوئے حضرت ولید کے پاؤں کی انگلی زخمی ہو گئی تو انھوں نے یہ شعر پڑھا:

هل أنت إلا إصبع دميت

وفي سبيل الله ما لقيت

''تیری حقیقت ایک زخمی انگلی کے سوا کیا ہے اور مجھے جو تکلیف ملی ہے، اللہ کے راستے میں ملی ہے۔''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سلمہ اور حضرت عیاش کے آنے کی خبر پہلے ہو گئی۔

ماں کا اظہار مسرت

بیٹا قید سے چھوٹ گیا تو حضرت سلمہ کی والدہ حضرت ضباعہ نے یہ اشعار کہے:

لا هم رب الكعبة المحرمة

اظهر على كل عدو سلمه

''اے اللہ، محترم کعبہ کے رب، سلمہ کو ہر دشمن پر غالب کر دے۔''

له يدان في الأمور المبهمه

إحداهما تردى و أخرى منعمه

''مشکل غیر یقینی معاملات میں دو ہاتھ رکھتا ہے، ایک ہاتھ ہلاک کرتا ہے اور دوسرا سخاوت کرنے والا ہے۔''

حضرت ضباعہ کو پیغام نکاح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ضباعہ بنت عامر سے نکاح کا پیغام ان کے بیٹے حضرت سلمہ بن ہشام کو دیا تو انھوں نے کہا: میں ان سے مشورہ کر لوں۔ وہ اپنی والدہ کے پاس آئے تو انھوں نے پوچھا: تم نے کیا جواب دیا؟ حضرت سلمہ نے بتایا کہ میں نے آپ سے مشورہ کرنے کا کہا۔ حضرت ضباعہ نے کہا: کیا نبی کے رشتے میں بھی مشورہ کیا جاتا ہے؟ میں چاہتی ہوں کہ میرا حشر آپ کی ازواج میں ہو جائے۔ جاؤ اور نکاح کر دو۔ حضرت سلمہ لوٹ کر آئے اور والدہ کی رضامندی کا بتایا، لیکن آپ خاموش رہے، آپ کو بتایا گیا تھا کہ حضرت ضباعہ سن رسیدہ ہیں۔ یہ نکاح نہ ہو سکا۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

جنگ موتہ

مدینہ ہجرت کرنے کے بعد حضرت سلمہ بن ہشام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ ۹ھ میں آپ نے انھیں موتہ جانے والے لشکر میں شامل ہونے کا حکم دیا۔ آپ کے فرمان کے مطابق تین اصحاب حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر بن ابو طالب اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ باری باری اسلامی فوج کی کمان کرتے ہوئے شہید ہو گئے تو حضرت خالد بن ولید نے آگے بڑھ کر فوج کی قیادت سنبھالی اور ایک دن کی مختصر جنگ کرنے کے بعد فوج کو بہ حفاظت مدینہ واپس لے آئے۔

مدینہ آمد کے بعد حضرت سلمہ بن ہشام گھر میں مقید ہو گئے۔ ان کی اہلیہ ام المومنین حضرت ام سلمہ سے ملنے گئیں تو انھوں نے پوچھا: کیا بات ہے، سلمہ مسجد میں نظر نہیں آتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوتے، کیا ان کو کوئی عارضہ لاحق ہے؟ ان کی اہلیہ نے بتایا کہ لوگ انھیں اور جنگ موتہ کے دوسرے غازیوں کو بھگوڑا ہونے کا طعنہ دیتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: وہ فرار ہونے والے نہیں، ان شاء اللہ دوبارہ حملہ کریں گے۔ وہ مسجد میں آیا کریں، تب حضرت سلمہ گھر سے نکلنے لگے۔

شہادت فی سبیل اللہ

مشہور روایت کے مطابق حضرت سلمہ بن ہشام جمادی الاولیٰ ۱۳ھ کو حضرت ابو بکر کی وفات سے چوبیس دن پہلے جنگ اجنادین میں داد شجاعت دیتے ہوئے شہید ہوئے، جب کہ طبری اور ابن کثیر نے حضرت سلمہ بن ہشام کا شمار جنگ یرموک کے شہدا میں کیا ہے۔ دونوں مؤرخین نے جنگ اجنادین کے شہیدوں میں بھی ان کا نام شامل کیا ہے۔ ان دونوں معرکوں کے شہیدوں میں بڑا التباس پایا جاتا ہے شاید یہی وجہ ہے کہ ذہبی نے اجنادین اور یرموک کے شہدا کا بیان ایک فصل میں یکجا کر دیا ہے (سیر اعلام النبلاء ۱/ ۳۱۴)۔ ابن سعد کے بیان کے مطابق حضرت سلمہ بن ہشام کی شہادت ۱۴ھ (۶۳۵ء) میں، عہد فاروقی کی ابتدا میں مرج الصفر کے معرکہ میں ہوئی۔ ابن جوزی نے اسی روایت کو اختیار کیا۔ ''فتوح البلدان'' میں بلاذری نے جنگ اجنادین اور ''انساب الاشراف'' میں مرج الصفر کو ترجیح دی۔

روایت حدیث

حضرت سلمہ بن ہشام سے کوئی روایت مروی نہیں۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، تاریخ الامم والملوک (طبری)

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، انساب الاشراف (بلاذری)، المنتظم فی تاریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، سیر اعلام النبلاء (ذہبی)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، Wikipedia۔

حضرت ہشام بن ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ

نسب

حضرت ہشام بن ابوحذیفہ کے والد کا اصل نام مہشم تھا، اپنی کنیت ابوحذیفہ سے جانے جاتے تھے۔ مغیرہ بن عبداللہ ان کے دادا اور بانی قبیلہ مخزوم بن یقظہ پانچویں جد تھے۔ بنو مخزوم کی حضرت ام حذیفہ بنت اسد ان کی والدہ تھیں۔ ابن سعد اور بلاذری نے ان کا نام ہاشم بن ابوحذیفہ بتایا ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: محمد بن اسحٰق کی غلطی ہے کہ انھوں نے نام ہشام بن ابوحذیفہ لکھا۔

نعمت ایمان کا ملنا

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کیا تو حضرت ہشام جلد ایمان لے آئے۔

اہل قبیلہ کا رد عمل

شہر میں اسلام کا ظہور ہوا تو بنو مخزوم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن بن گئے۔ انھوں نے کم زور مسلمانوں کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں۔ بنو ہاشم کا بائیکاٹ کرنے اور انھیں شعب ابوطالب میں شہر بدر کرانے میں ابوجہل مخزومی نے اہم کردار ادا کیا۔

بنو مخزوم سے تعلق رکھنے والے افراد کی ایک بڑی تعداد ایمان بھی لائی۔ اس قبیلہ کے اصحاب رسول میں حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد، ام المومنین حضرت ام سلمہ، حضرت عیاش بن ابوربیعہ، حضرت شماس بن عثمان، حضرت عبداللہ بن سفیان، حضرت ہبار بن سفیان، حضرت ہشام بن ولید، حضرت سلمہ بن ہشام اور حضرت عبداللہ بن ابوربیعہ شامل ہیں۔ اس فہرست میں حضرت خالد بن ولید اور حضرت عکرمہ بن ابوجہل کا اضافہ بعد میں ہوا۔

سرزمین امن کی طرف ہجرت

مکہ کے نادار مسلمانوں پر کفار کا ظلم و ستم بڑھتا گیا تو حضرت ہشام بن ابوحذیفہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

ہدایت پر سوے حبشہ روانہ ہوئے۔ وہ حضرت جعفر بن ابو طالب کی قیادت میں حبشہ کی ہجرت ثانیہ میں شامل ہوئے۔ ابن جوزی نے مہاجرین حبشہ کی فہرست میں حضرت ہشام بن ابو حذیفہ کا نام شامل نہیں کیا۔

حبشہ سے واپسی

ابن اثیر کہتے ہیں کہ حضرت ہشام ۷ھ میں حضرت جعفر بن ابو طالب کی قیادت میں مدینہ پہنچے، جب کہ ابن ہشام نے بیان کیا ہے کہ وہ جنگ بدر کے بعد کسی وقت مدینہ پہنچے اور انھوں نے شاہ نجاشی کی عطیہ کی ہوئی کشتیوں میں سفر نہ کیا۔ بلاذری کا کہنا ہے کہ وہ حضرت جعفر بن ابو طالب کی واپسی سے پہلے مدینہ چلے آئے۔

حضرت ہشام اور غزوات

حبشہ سے واپسی کے بعد وفات تک حضرت ہشام بن ابو حذیفہ کا مدینہ میں قیام مختصر رہا۔ غزوات میں ان کی شرکت کے بارے میں ہمیں کوئی رہنمائی نہیں ملی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس کے قول کے مطابق غزوۂ بدر میں ستر مشرک اہل ایمان سے قتال کرتے ہوئے جہنم واصل ہوئے۔ بنو مخزوم کے آٹھ کٹر کافر ان میں شامل تھے۔ ابن اسحٰق نے اپنی سیرت میں ان میں سے چند کے نام گنوائے۔ ابن ہشام نے ان کی سیرت کو بنیاد بنا کر ''السیرۃ النبویۃ'' ترتیب دی تو پچاس کافروں کے نام مکمل کیے، پھر یہ کہہ کر جنگ بدر کے ان مقتولین کا ابن اسحٰق نے ذکر نہیں کیا، اٹھارہ مشرکین کے اسما کا اضافہ کیا۔ ان اسما میں بنو مخزوم کے ہشام بن حذیفہ بن مغیرہ کا نام بھی شامل کیا اور بتایا کہ اسے حضرت صہیب بن سنان نے قتل کیا۔ ابن ہشام کا یہ بیان محل نظر ہے، کیونکہ ہشام بن ابو حذیفہ بن مغیرہ نام کے ایک ہی شخص ہیں جو اوائل اسلام میں ایمان لائے، اپنے چچا زاد ابو جہل کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے تنگ آ کر حبشہ ہجرت کی اور جنگ بدر کے کہیں بعد مدینہ لوٹے۔

بنو مخزوم کے خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابو جہل نے جنگ احد میں مسلمانوں کو زبردست جانی نقصان پہنچایا۔

وفات

بلاذری کا کہنا ہے کہ حضرت ہشام بن ابو حذیفہ نے جنگ تبوک کے زمانہ میں مدینہ میں وفات پائی۔

اولاد

حضرت ہشام بن ابو حذیفہ کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔ صحابہ کے سیرت نگار جب یہ کہتے ہیں کہ فلاں صاحب کی کوئی اولاد نہ تھی تو اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ان کی سرے سے کوئی اولاد نہ ہوئی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حالات زندگی تحریر کرنے کے وقت ان کی اولاد میں سے کوئی زندہ فرد موجود نہیں۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، انساب الاشراف (بلاذری)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، Wikipedia۔

حضرت خالد بن حزام رضی اللہ عنہ

نسب نامہ

خویلد بن اسد حضرت خالد بن حزام کے دادا تھے،ام حکیم بنت زہیر ان کی والدہ تھیں۔اپنی کنیت سے مشہور ام حکیم کا نام زینب، صفیہ یا فاختہ (ابن سعد) بتایا جاتا ہے۔ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد حضرت خالد کی پھوپھی تھیں۔اسد بن عبدالعزیٰ جن سے قریش کی یہ شاخ منسوب ہے اور جن کی نسبت سے حضرت خالد اسدی کہلاتے ہیں،ان کے اور ان کی والدہ ام حکیم کے پردادا تھے۔ قصی بن کلاب پر حضرت خالد بن حزام کا سلسلۂ نسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرہ سے جا ملتا ہے۔ قصی آپ کے اور حضرت خالد بن حزام کے پانچویں جد تھے۔ حضرت حکیم بن حزام اور ہشام بن حزام ان کے بھائی تھے۔تاریخ ابن جوزی میں حضرت خالد بن حزام کے والد کا نام حرام لکھا ہے، یقیناً یہ کتابت کی غلطی ہے۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

قبول اسلام

اگرچہ حضرت خالد بن حزام کو السابقون الاولون میں شمار نہیں کیا گیا، تاہم وہ ام المومنین حضرت خدیجہ کے بھتیجے ہونے کی وجہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے جلد آگاہ ہو گئے اور فوراً اسلام قبول کر لیا۔ حضرت خالد کے چچا حضرت حکیم بن حزام اور چچا زاد حضرت خالد بن حکیم، حضرت ہشام بن حکیم، حضرت عبداللہ بن حکیم اور حضرت یحییٰ بن حکیم فتح مکہ کے موقع پر ایمان لائے۔

ہجرت حبشہ اور وفات

مشرکین مکہ کی ایذاؤں کا سلسلہ بعثت نبوی کے چوتھے سال کے وسط میں شروع ہوا۔دن بہ دن بڑھتے بڑھتے

پانچویں سال کے وسط تک یہ اپنے عروج کو پہنچ گیا اور مسلمانوں کے لیے مکہ میں رہنا دشوار ہو گیا۔ تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر ہو اگر تم حبشہ کی سرزمین چلے جاؤ، جہاں ایسا بادشاہ حکمران ہے جس کی بادشاہی میں ظلم نہیں۔ چنانچہ رجب ۵/ نبوی میں گیارہ مرد اور چار عورتوں پر مشتمل پہلا قافلہ سوے حبشہ روانہ ہوا۔ پھر حضرت جعفر بن ابوطالب کی قیادت میں اسّی افراد نے حبشہ کو ہجرت کی۔ حضرت خالد بن حزام ہجرت ثانیہ کے اسی قافلے کا حصہ تھے۔

حضرت خالد بن حزام سفر ہجرت پر تھے کہ ایک سانپ نے ان کو ڈس لیا اور وہ راستے ہی میں وفات پا گئے۔ یہ فرمان الٰہی ان کی وفات پر منطبق ہوتا ہے: 'وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا'، ''اور جو اپنے گھر سے اللہ اور اُس کے رسول کی طرف ہجرت کے لیے نکلے، پھر اُسے موت آجائے تو اُس کا اجر اللہ کے ذمے واجب ہو گیا، اور اللہ بخشنے والا ہے، اُس کی شفقت ابدی ہے'' (النساء ۴: ۱۰۰)۔ بلاذری کا کہنا ہے کہ اس ارشاد کا حضرت خالد کے بارے میں نازل ہونا ثابت نہیں۔ ابن حجر کہتے ہیں: یہ آیت مدینہ میں نازل ہوئی اور حضرت جندب بن ضمرہ کے سفر ہجرت سے متعلق ہے۔ ابن کثیر نے فیصلہ کیا: یہ آیت مدنی ہے، تاہم اس کا اطلاق حضرت خالد بن حزام کی وفات پر بھی ہو سکتا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

حضرت خالد بن حزام کے ہم قبیلہ حضرت زبیر بن عوام مہاجرین حبشہ کے پہلے قافلے کے ساتھ حبشہ پہنچ چکے تھے اور شدت سے حضرت خالد بن حزام کی آمد کے منتظر تھے۔ ان کی وفات کی خبر سن کر بہت دل گرفتہ ہوئے۔ حبشہ میں اس وقت وہ قریش کی شاخ بنو اسد بن عبد العزیٰ کے واحد فرد تھے۔ ہجرت ثانیہ میں بنو اسد بن عبدالعزیٰ کے حضرت عمرو بن امیہ، حضرت یزید بن معاویہ اور حضرت اسود بن نوفل نے حضرت خالد بن حزام کے ساتھ سفر کیا اور بخیر و عافیت وہاں پہنچ گئے۔ حضرت یزید جنگ بدر کے بعد اور حضرت اسود جنگ خیبر کے موقع پر مدینہ لوٹ آئے، جب کہ حضرت عمرو نے حبشہ میں وفات پائی اور مسجد نجاشی کے عقب میں واقع صحابہ کے قبرستان میں جگہ پائی۔

ابن اسحٰق اور ابن ہشام نے حضرت خالد بن حزام کو مہاجرین حبشہ میں شمار نہیں کیا۔

کیا ہجرت حبشہ اہل ایمان پر فرض تھی؟

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد جنگ بدر کے بعد نازل ہوا، جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت فرما کر

دار الاسلام کی بنا رکھ چکے تھے:

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا. (النساء ۴:۹۷)

”بے شک، وہ لوگ جن کی روحیں فرشتوں نے اس حال میں سلب کیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے، فرشتوں نے پوچھا: تمھارا شمار کن لوگوں میں تھا؟ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں یا مشرکوں کے ساتھیوں میں)، انھوں نے جواب دیا: ہم اس زمین میں بالکل بے بس تھے۔ فرشتوں نے سرزنش کی: کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے، سو ایسے لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔“

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم مکہ کے مسلمانوں تک پہنچایا تو ضعیف العمر حضرت جندع (یا جندب) بن ضمرہ نے اپنے بیٹوں سے کہا: میں ناچار نہیں ہوں، مجھے مدینہ لے چلو۔ ان کے بیٹے ان کو چار پائی پر اٹھا کر چلے تو مکہ کے مضافات میں واقع مقام تنعیم پر پہنچ کر وہ فوت ہو گئے۔ اس کے برعکس، قریش کے نوجوان قیس بن فاکہ، حارث بن زمعہ، قیس بن ولید، ابوالعاص بن منبہ (یا منیہ) اور علی بن امیہ جنھوں نے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان نہ کیا تھا اور مکہ ہی میں مقیم تھے، مشرکین انھیں مکانات مسمار کرنے، مال مویشی سلب کرنے کی دھمکی دے کر، فوج کی نفری بڑھانے کے لیے بدر میں گھسیٹ لائے۔ یہ پانچوں غزوۂ بدر میں مارے گئے اور ہجرت نہ کرنے کی وجہ سے ایمان کے اجر و ثواب سے محروم ٹھیرے۔ ایک روایت کے مطابق یہ اصل میں منافقین تھے۔

عہد نبوی کے اس واقعے سے مشابہت رکھنے کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن زبیر کے دور حکومت میں حضرت عبداللہ بن عباس کے آزاد کردہ عکرمہ نے شام یا یمن کی طرف بھیجی جانے والی مہم میں حدیث کے راوی محمد بن عبدالرحمٰن ابوالاسود کو شامل ہونے سے منع کر دیا (بخاری، فتح الباری، رقم ۴۵۹۶۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۱۰۵۴۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۷۷۴۹)۔ ابن حجر کہتے ہیں: مسلمانوں کی باہمی لڑائیوں کے اس دور میں دونوں طرف کے مسلمانوں کا خون ناحق بہتا تھا، اس لیے عکرمہ نے سختی سے منع کیا۔

جب دار الاسلام وجود پذیر ہو جائے تو کفار کے ظلم و ستم کا شکار بے بس اور ناچار مسلمانوں پر فرض ہو جاتا ہے

کہ وہ دار الکفر سے ہجرت کر کے دار الاسلام منتقل ہو جانے کی سعی کریں۔ وہ لوگ جو ہجرت کی مقدرت رکھتے ہوئے کفار کی محکومیت میں ذلت اور پستی کی زندگی گزارنے پر آمادہ ہو جائیں، قابل مواخذہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مہاجر بن کے لیے ترغیب اور تسلی کا باعث ہے:

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ. (النحل ١٦: ٤١)

''اور جن لوگوں نے بعد اس کے کہ ان پر ظلم ڈھائے گئے اللہ کی راہ میں ہجرت کی، ہم انھیں دنیا میں ضرور اچھا ٹھکانا مہیا کریں گے اور آخرت کا اجر تو اس سے کہیں بڑا ہے، کاش یہ جان لیں۔''

۵/ نبوی میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مظلوم اہل ایمان کو حبشہ ہجرت کرنے کی ہدایت کی، دار الاسلام وجود میں نہ آیا تھا۔ یہ ایک ایسے دار الکفر سے، جہاں دین پر عمل کرنا مشکل تھا، ایک دوسرے دار الکفر کی طرف ہجرت تھی، جہاں فرائض دینیہ پر عمل پیرا ہونے کی آزادی تھی۔ اس لیے یہ ہجرت ہجرت مدینہ کی طرح فرض نہ تھی، تاہم حبشہ کو ہجرت کرنے والے اصحاب 'انبیاے مہاجرین' کی طرح صاحب فضیلت اور اجر عظیم کے مستحق ٹھیرے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اہل و عیال

حضرت خالد بن حزام کا بیاہ حضرت زبیر بن عوام کی بہن حضرت ام حبیب بنت عوام سے ہوا۔

کتب رجال سے حضرت خالد بن حزام کے ایک بیٹے عبد اللہ کا نام معلوم ہوتا ہے۔ راویان حدیث ضحاک بن عثمان حزامی اور مغیرہ بن عبد الرحمٰن حزامی عبد اللہ بن خالد کے پوتے تھے۔ حضرت خالد بن حزام کی بیٹی ام الحسن بنت خالد مکہ میں یا حبشہ کے راستے میں پیدا ہوئیں۔

مطالعۂ مزید: الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، انساب الاشراف (بلاذری)، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل (زمخشری)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، الدر المنثور فی التفسیر الماثور (سیوطی)، Wikipedia۔

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website), please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"